بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۙ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ۙ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۙ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۪

مجموعہ کلام

نعت، منقبت،

جلد دوم
2023

شاعرِ اہلبیت

سید محمدنقی نقوی

www.youtube.com/@naqinaqvee





شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

رباعیات و قطعات

مرا مرتبہ یوں بڑھائیں محمد
گدا اپنے در کا بنائیں محمد
انھیں مانتے ہو خلیفہ، ہو لعنت
جنھیں بزم سے خود اٹھائیں محمد

تیرا رجب کو بولے خدا کے رسول نے
آمد جہان میں مِرے مشکل کشا کی ہے
کھُلنے لگی ہے کعبہ کی دیوار اب   نقی
آمد یہاں پہ یعنی کہ شیرِ خدا کی ہے

مولا نقی کے ہم پہ یہ احسان ہو گئے
مولا علی کے ہم بھی ثنا خوان ہو گئے
تصویر کا جو شیر تھا، دشمن کو کھا گیا
یہ دیکھ کر تو موسیٰ بھی حیران ہو گئے

کرتے ہیں مدد جو مِری ہر وقت   نقی
زینب کے پسر ہیں وہ مِرے جد دو ہیں
نو لاکھ ہیں پر بھاگتے رہتے ہیں وہ
لڑنے کے لئے عون و محمد دو ہیں



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

یثرب میں حسنؑ مولا کی غربت دیکھو
بےسایہ و بےاماں آقاؑ کی تربت دیکھو
مولاؑ کے جنازے پہ بھی مارے گئے تیر
کیسی ہے پیمبرؐ کی یہ اُمّت دیکھو

دوش پہ احمدِ مرسلؐ کے جو آتے ہیں حسنؑ
دہر کے سارے نظاموں کو چلاتے ہیں حسنؑ
جنگ ہے قاسمؑ و اکبرؑ نے جری سے سیکھی
اور غازیؑ کو وغا کرنا سکھاتے ہیں حسنؑ

جو آپ کے کہتے ہیں قرآں میں ہوتا تحریر
لکھی ہے یعنی کہ قرآں میں آپ کی عظمت
ہیں بےشمار تو بیٹے کی عظمتیں اے نقیؔ
خدا ہی جانے کیا ہوگی باپ کی عظمت

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



کتابِ حق کی زباں میں بیاں لکھا ہے
علیؑ کے بابا کو ایماں کی شان لکھا ہے
جو آپؑ ہوتے نہیں، ہوتا ہی نہیں قرآں
جبھی تو آپؑ کو قرآں کی جان لکھا ہے

مصطفٰی کی نعت لکھتا ہوں نقوی
حضرتِ عمرانؑ کا شاعر ہوں میں
جب سے کی میں نے ابوطالبؑ کی مدح
ہر مسلماں کہتا ہے کافر ہوں میں

ہے قصیدہ یہ ان کی شان میں جو
جنگ سے بھاگ کر ہی آئے ہیں
قبر کانٹوں سے بھر گئی ہوگی
وہ سقیفہ میں گل کھلائے ہیں

مجھے یوں ہوگیا ایقان، آگئے حیدر
جو آئی کعبے پہ مسکان، آگئے حیدر
سجا کے چہرے پہ اپنے خوشی نقوی
رسولؐ بولے چچا جان، آگئے حیدر

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



رسولؐ کو جو بلایا گیا سرِ معراج
یہ نورِ زہرا نبی کو ملا سرِ معراج
کلام احمدِ مرسلؐ سے کون کرتا تھا
خدا کا شیر تھا یا تھا خدا سرِ معراج

میں کس طرح سے بتاؤں کہاں ہیں بنتِ اسدؑ
جہاں علی کا جھکے سر وہاں ہیں بنتِ اسدؑ
ہیں بنتِ مصطفیٰ گیارہ اماموں کی مادر
سو آپ بارہ اماموں کی ماں ہیں بنتِ اسدؑ

یہ کتنی بلندی پر اقبال خدیجہؑ کا
اونچا ہے فلک سے بھی سسرال خدیجہؑ کا
اسلام کو رکھے ہیں صدیوں سے زندہ
محنت ابوطالبؑ کی اور مال خدیجہؑ کا



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

اک گلِ پنجتن□ کی آمد
سید□□ ک□ چمن کی آمد □□
کرک □ دیدار ابنِ حیدرؑ کا
حُسن بولا حسن□ کی آمد

نعت، منقبت ، سلام و نوح□

سن ک□ پیغمبرِ□ س□ اعلانِ غدیر
لکھّیں گ □ سلمان دیوانِ غدیر

تاج پوشی □□ علی کی آج تو
کیس□ بھولیں گ□ □م احسانِ غدیر

چھوڑ کر میدان کیس□ بھاگت□
تھ□ کجاو□ سب ک□ پالانِ غدیر

ساتھ آئ□ □یں ب□تّرِ کربلا
تھا بھرا لاکھوں س□ میدانِ غدیر

جو منافق ک□ لئ□ آیا تھا سنگ



ہم کہیں کیوں اسکو سامانِ غدیر
آگئی بلغ کی آیت اے رسول
عرش سے آیا ہے سامانِ غدیر

ماننا ہے وہ نبی ہے جو بولیں گے
ہیں یہ اس وقت سلطانِ غدیر

جن کی عادت بھاگنا ہے ان سے ہی
لیتے ہیں پالان سلمانِ غدیر

خوش دکھیں گے بوذر و سلمان نقوی
مرتضیٰ ہوگیں جو عنوانِ غدیر



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

نہیں ہیں قاسم و اکبر حسین تنہا ہیں

شہید ہو گیا لشکر حسین تنہا ہیں

سنی حسینؑ سے ہل من کی صدا جس دم
گرے ہیں جھولے سے اصغر کہ حسین تنہا ہیں

اٹھا کے ہاتھوں میں تلوار اذن لینے آئے
یہ کہہ کے عابدِ مضطر کہ حسین تنہا ہیں

وہاں پہ لاکھوں کا لشکر یہاں اکیلے حسین
کہاں ہو غازی دلاور حسین تنہا ہیں

وہ مارتے ہیں ستم گر جو ہاتھ میں آیا
مدد کو آئیے حیدر حسین تنہا ہیں

شہید زینبِ دلگیر کے پسر بھی ہوئے
نہیں رہا کوئی یاور حسین تنہا ہیں

لگا تھا تیر گلے میں جو اصغرؑ کے
شہید ہوگئے اصغر حسین تنہا ہیں

جب سنا آخری اعلان غدیرِ خم میں
ہوگیا شیخ کو ہذیان غدیرِ خم میں



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

مولا بنتے ہوئے ہاتھوں پہ نبیؐ کے دیکھا
دیکھا قرآن پہ قرآن غدیرِ خم میں

کس طرح شیخ جی میدان سے ہو جاتے فرار
آئے تھے ان کے جو پالان غدیرِ خم میں

خم کے میداں میں بنے مولا علیؑ ہیں مولا
خلد کا رستہ ہے آسان غدیرِ خم میں

سن کے اعلانِ نبیؐ لوگ جو کچھ جل بیٹھے
تین شکلوں میں تھا شیطان غدیرِ خم میں

سامنے دنیا کے حیدرؑ کو بنایا مولا
ہوگیا سب پہ ہی احسان غدیرِ خم میں
آخری خطبہ سنا تھا جو رسول اللہ سے
نکلی کچھ لوگوں کی یہ جان غدیرِ خم میں

سب کا مولا ہے وہی جو ہے نبیؐ کا بھائی
ہوگئے دین کے سب اعلان غدیرِ خم میں



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

نقی مولا ہے بنتے ہوئے حیدا کو جو دیکھا

شیخ کے ڈوبے ہیں ارمان غدیرِ خم میں



کیسے کریں بیان فضیلت حسنؑ کی

میرے نبیؐ بتا گئے عظمت حسنؑ کی

حکمِ حسینؑ مانتے ہیں مؤمنین سب اس لئے
کی ہے دلوں نے اپنے جو بیعت حسنؑ کی

بغضِ بتولؑ دل میں لئے بیٹھے ہیں جو لوگ
وہ جانتے نہیں، کہ ہے جنّت حسنؑ کی

روکو گے کتنا ذکرِ حسنؑ ابنِ مرتضیٰ
دیکھو جہاں بھر میں ہے مدحت حسنؑ کی

تھی بس یزید تیری حکومت وہ شام تک
اب بھی جہاں پر ہے حکومت حسنؑ کی

ابنِ علیؑ کو دیکھ کے سب بھاگے خوف سے
اتنی ہے فوجِ شام پہ ہیبت حسنؑ کی
جائے گا پھر کہاں پہ بھلا تو، بتا دے شیخ
محشر میں جب سجے گی عدالت حسنؑ کی



ماریں ہیں تیر، کاٹا گلا پھر بھی دیکھئے
جاری سناں پہ بھی ہے تلاوت حسینؑ کی

راہِ خدا میں جس نے لٹایا ہے سب نقیؔ
تو ہے رضا خدا کی محبت حسینؑ کی



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

غیب سے آئے گا جس دم تیرا بیٹا فاطمہؑ

سب سے پہلے وہ فدک کا لے گا بدلہ فاطمہؑ

خود کھڑے ہو کر جگہ سے کر کے تیرا احترام
مصطفیٰؐ بتلا گئے ہیں تیرا رتبہ فاطمہؑ

سب کے شجرے ہو گئے معلوم مجھ کو با خدا
تیرے دشمن پر کیا ہے جب تبرّا فاطمہؑ

نام سرور نے رکھے ہیں اپنے بیٹوں کے علیؑ
اور ساری بیٹیوں کا نام رکھّا فاطمہؑ

کر رہا ہوتا ہے اب بھی روٹیاں آکر طلب
آپ کے در سے خدا کا ہر فرشتہ فاطمہؑ

بخشوائے گا نقی کو دیکھنا محشر میں یہ
آپ کی مدحت میں لکھّا جو قصیدہ فاطمہؑ

مصطفےٰ کا شباب ہیں باقرؑ
پانچویں بوتراب ہیں باقرؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

ان کو بھیجا ہے مصطفیٰ نے سلام
اتنے عزت مآب ہیں باقرؑ

صبر کا آفتاب ہیں سجاد
علم کا آفتاب ہیں باقرؑ

سیدھے رستے پہ پڑھ کے آئے اسے
دینِ حق کی کتاب ہیں باقرؑ

قلب میں شبیرؑ کے اور حسنؑ کا
صندلی اک گلاب ہیں باقرؑ

نقی



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

ک□ت□ □یں ی□ قلوب □مار□ □ علی نقی
□یں سب ک□ سب غلام تمھار □ علی نقی

میں ن□ سنائی جب س□ □□ مدحت ی□ آپ
کی
لگت□ □یں شعر، چاند ستار □ علی نقی

کرت□ □یں جو حیات عطا معجزوں کو بھی
و□ صرف آپ ک□ □یں اشار □ علی نقی

ی□ رزق زندگی کا ملا آپ س□ □میں
دنیا و آخرت ک□ س□ار □ علی نقی

مومن □یں جتن□ بھی نقی دعویٰ ی□ اُنکا
□□
□م □یں غلام، آقا □مار □ علی نقی



شاعرِ ا□لبیت
سید محمدنقی نقوی

رہنا نہیں کبھی بھی علیؑ کی ولا سے دور
ہو جائے گا تو لمحوں میں ورنہ خدا سے دور

مشکل میں خود نبیؐ نے پکارا علیؑ کو
پھر بھاگتے ہیں شیخ کیوں مشکل کشا سے دور

گر زندگی سکون کی تم کو ہے چاہیے
ہونا کبھی نہ عشقِ علیؑ کی فضا سے دور

جو چاہتے ہیں روکنا حیدرؑ کا تزکر
فردوس کی وہ لوگ ہیں آب و ہوا سے دور

ہر دم نبیؐ کے ساتھ رہے ہیں علیؑ، نقی
ہوتے نہیں کبھی بھی علیؑ مصطفیٰ سے دور



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

زباں پہ جس کی بھی حیدر کی گفتگو نہ رہی

ابد تک اس کی جہاں بھر میں آبرو نہ رہی

علی کے جشن میں آیا ہوں جب سے میں، تب سے
کبھی بھی پھر مجھے جنت کی جستجو نہ رہی

اندھیری زندگی ہو جائے گی جہاں میں یہ
علی کے عشق کی خوشبو جو چارسو نہ رہی

ملک یہ کہنے لگے آکے جشنِ حیدر میں
علی کی بزم میں جنّت کی آرزو نہ رہی

علی سے بغض جو رکھتا ہے زندگی بھر
تو ایسے شخص کی قسمت میں آبرو نہ رہی

ہے مرتضیٰ کی ثنا تو بہت بلند نقیؔ
کسی کی بھی حیدر کے روبرو نہ رہی



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

پھری ہے جس گھڑی تیری زباں لب پر علی اصغر

ہوا ہے گونگا اس دم شام کا لشکر علی اصغر

تمھیں سب دیکھ کر بولے، تھے جتنے فوج میں اُن کے
شجاعت میں یہ غازی ہے، یلِ حیدر علی اصغر

کوئی زندہ نہیں بچ سکتا، کہتے ہیں یہ سب شامی
وہاں سے لیکے آتے ہیں جو اب سرو، علی اصغر

نہیں ہے ہاتھ میں تیر و تبر تلوار کچھ تیرے
کیا ہے حملہ تو نے اس طرح آکر علی اصغر

نقی جو کرتا رہتا ہے ثنا شبیر کی گھر گھر
کیا احسان ہے یہ آپ نے مجھ پر علی اصغر



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

آپ کی مدحت کروں کیسے بیاں ام البنین

حضرتِ عباسؑ کی ہیں آپ ماں ام البنین

آپ کے بیٹے کے قبضے میں ہے وہ نہرِ فرات
آپ کے قبضے میں ہے یہ کُل جہاں ام البنین

دیکھتی ہیں رشک سے عیسیٰ کی ماں یہ مرتبہ
آلِ زہراؑ آپ کو کہتی ماں ام البنین

پہلے زہراؑ سے ملک کرتے تھے آکر سب طلب
آج دیتی ہیں ملک کو روٹیاں ام البنین

حیدرِ صفدر کی پہلے رازداں تھیں فاطمہ
آج ہیں شیرِ خدا کی رازداں ام البنین

آپ آلِ فاطمہؑ کی خود کو کہتی ہیں کنیز
آپ کو کہتے ہیں سب خود اپنی ماں ام البنین

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



آپ کی مدحت ؔنقی کس طرح س□ لکھ□ّ بھلا
□یں ک□اں پر آپ اور میں □ؤں ک□اں ام البنین

□وئی ج□ان کو معلوم بات زینب□ سلام اللہ علیہا
یزید کھا گیا گھر میں □ی مات زینب□ سلام اللہ علیہا

اشار□ آپ جو کرتیں، و□اں میں آجاتی
ی□ بات ک□تی تھی □ر دم فرات زینب□ س□

عدو ک□ گھر میں بپا کی □□ مجلس ِ شبیرؑ
ی□ دیکھ کر ملا دیں کو ثبات زینب□ سلام اللہ علیہا

جگ□ جگ□ پ□ بتایا □□ کون □□ حق پر
"ملی □□ دین ِ خدا کو حیات زینب□ سلام اللہ علیہا "

□وا □□ لاکھوں ک□ مجم□ میں ی□ ذلیل اتنا
یزید کر ن□ سکا تب س□ بات زینب□ سلام اللہ علیہا

خدا کا رزق ج□اں بھر میں بانٹتا □□ تو ن□
حیات پاتی □□ یوں کائنات زینب□ سلام اللہ علیہا

علی□ ک□ ل□ج□ میں خطبہ دیا ؔنقی نقوی
یزید خوف میں □□ کرک□ بات زینب□ سلام اللہ علیہا

□یں جب ابوذر □ و سلمان س غلام ِ علی



و سوچو تم ذرا □وگا ک □اں مقام ِ علی

رسولؐ سے شبِ معراج کو کیا جس نے
کلام تھا وہ خدا کا کہ تھا کلامِ علیؑ

مِرے نبیؐ پہ جب آیا وقت مشکل کا
پڑھی ہے نادِ علیؑ اور پکارا نامِ علیؑ

جہاں میں کر گئی ثابت یہ جنگ خیبر کی
فقط نبیؐ کے مددگار ہیں امامِ علیؑ

رسولؐ کرتے ہیں خود اٹھ کے احترامِ بتولؑ
بتولؑ کرتی ہیں خود اٹھ کے احترامِ علیؑ

نقی مدینے سے پہلے گئی ہیں شام جو وہ
کیا ہے پورا یوں زینبؑ نے انتقامِ علیؑ

رعب یوں عونؑ و محمدؑ کا دشمن پر بہت
غازیؑ کے شاگرد ہیں یہ، ان میں ہیں لشکر بہت

جب نواسوں کا علیؑ کے ذکر میں نے کیا
زینبِ دلگیرؑ دیتی ہیں دعا آکر بہت



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

جب ہوا عون و محمد آپ کی مدحت کا ذکر
محفلوں میں تب سے پھیلی خوشبوئے عنبر بہت

جنگ جب دونوں کی دیکھی تو کہا سب نے یہی
ہیں شجاعت کے دھنی غازیؑ کے یہ دلبر بہت

آگئے عونؑ و محمدؑ، غازیؑ سے سیکھی جنگ
شام کا جتنا تھا لشکر، اس کو تھا یہ ڈر بہت

دیں بچانے کے لیے بھیجا تھا اِن کو شاہؑ نے
فتح کی خاطر تھا ورنہ شاہؑ کا اصغرؑ بہت
نہر تک پہنچے ہیں لیکن نہر کو دیکھا نہیں
ہے اثر آیا وفا کا غازیؑ کی اِن پر بہت

جب سے دیکھی ہے شجاعت آپ کی میدان میں



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

فتح پڑھتی ہے قصیدے آپ کے گھر گھر بہت

دونوں نے دکھلایا نانا کی شجاعت کا مزاج
چیر ڈالے جنگ کے میدان میں اژدر بہت

اپنے نانا کی طرح اور اپنے ماموں کی طرح
حملے دونوں نے کئے ہیں جنگ میں بڑھ کر بہت

زینب ِ دلگیر کے گھر کی رہیں رونق دونوں لعل
ناز اٹھاتے ہیں تبھی تو غازی و سرور بہت

کربلا میں جنگ شہزادوں کی دیکھی جس گھڑی
تھے سپاہی دشمنوں کے مر گئے ڈر کر بہت
دیکھ کر عون و محمد کی وغا دیتے ہیں داد
حیدر و عباس ، سرور ، قاسم و اکبر بہت

اد تازہ کر رہے ہیں نانا کی یہ جنگ میں



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

خوف طاری ہو رہا ہے لشکرِ شر پر بہت

جب سے آئے ہیں یہ دونوں زینبِ کبریٰ کے گھر
زینبِ کبریٰ کا روشن ہو گیا گھر بہت

کربلا کی جنگ میں زینب کے دونوں بیٹوں نے
جنگِ خیبر کی طرح سب کے اڑائے سر بہت

جس نے چھوڑا زینبِ دلگیر کے بیٹوں کا ذکر
وہ تڑپتا دکھ رہا ہے اب سرِ محشر بہت

دل میں رکھّی ہے ہمارے آلِ احمد کی ولا
کر رہا ہے ہم پہ احساں خالقِ اکبر بہت
اتنے حملے ہیں کئے زینب کے بیٹوں نے وہاں
دشمنوں کو یاد آئے اس گھڑی حیدر بہت

اپنے نانا کی طرح حملہ کیا ہے دونوں نے
مچ گئی ہلچل نقی میدان کے اندر بہت



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

یوں منافق کو بےقراری ہے
ذکرِ حیدر ہمیشہ جاری ہے

ہر گھڑی بس علی علی کرنا
بس یہی زندگی ہماری ہے

جنگِ خیبر میں آگئے حیدر
کافروں پر یوں خوف طاری ہے

بولے مشکل میں مرتضیٰ سے رسولؐ
آس مشکل میں بس تمہاری ہے

چاہے آجائیں سامنے لاکھوں
تیغِ حیدر تو سب پہ بھاری ہے

ذکرِ حیدر میں ہوگئے مشغول
ہم نے یہ زندگی گزاری ہے

ذکرِ حیدر یوں کر رہے ہیں نقی
اس ہی نے زندگی سنواری ہے

معجزہ دنیا کو ہے ایسا دکھایا آپ نے
کعبہ کی دیوار میں اک در بنایا آپ نے

جس علی کی دونوں دنیا میں نہیں کوئی مثال
چلنا پھرنا اس علی کو ہے سکھایا آپ نے



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

آپ ہی کی نسل سے نسلِ امامت چلی
سلسلہ ہے یوں امامت کا چلایا آپ نے

گھٹلیاں خرموں کی ماریں کفر کو جس لعل نے
فخر سے اس لعل کا ہے ناز اٹھایا آپ نے

آج کل مدحِ علیؑ یوں لکھ رہا ہے نقیؔ
شاعری میں حوصلہ اس کا بڑھایا آپ نے

کوئی پا سکا کب سوائے خدیجہؑ
جو ہیں خلق میں رتبہ پائے خدیجہؑ

نبیؐ کو ہے انعام میں فاطمہ دی
محمدؐ پہ بھی ہے عطائے خدیجہ

تھا جو زندگی میں خدیجہؑ نے پایا
محمدؐ پہ سب کچھ لٹائے خدیجہ

ہیں زینب نے زہرا کی اوڑھیں ردائیں
ہے زہرا نے اوڑھی ردائے خدیجہ



یہ اس نے ہی زینبؑ کو پردہ سکھایا
جسے پردہ کرنا سکھائے خدیجہؑ

جہاں میں نہیں کوئی مل پائی خاتون
محمدؐ کو بہتر، سوائے خدیجہ

محمدؐ ہیں دیتے دعائیں نقیؔ کو
جو اشعار لکھّے برائے خدیجہؑ

امام ہے کہ جنھیں ہم سب غلام کہتے ہیں
یہ لوگ اُن ہی کو اپنا امام کہتے ہیں

ثنا امام کی کس طرح ہم لکھوں میں بھلا
جسے ہمارے محمدؐ سلام کہتے ہیں

جسے بھی شاعری بخشی امام باقرؑ نے
اُسی کو ہم تو عطائے امام کہتے ہیں

بنائے ہیں وہ جناں میں مکان اپنے نقیؔ
جو لوگ مدحِ علیؑ میں کلام کہتے ہیں



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

بارہویں سرکارؑ کا کعبہ پہ آنا دیکھنا
احترام ان کا کرے گا حق کا کعبہ دیکھنا

اپنی دادی فاطمہؑ کی قبر جب دیکھیں گے وہ
حکمِ مہدیؑ سے بنے گا اُس کا روضہ دیکھنا

فاطمہؑ کے لعل جب فرمائیں گے اپنا ظہور
سب سمجھ جائیں گے، حیدرؑ کار بیٹا دیکھنا

پرچمِ عباسؑ کعبہ پر لگائیں گے سرور جب
کونے کونے میں جہاں کے اس کا سایہ دیکھنا

روکتے ہیں جو علیؑ کا ذکر ہو بعدِ ظہور
خود زبردستی کریں گے پھر یہ چرچا دیکھنا

بارہویں سرکارؑ کا ہونے تو دو تم بس ظہور
خود درِ زہراؑ پہ ہوگا جاکے سجدہ دیکھنا

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



قبضہ کرکے بیٹھے ہو تم جو خدا کے گھر پہ آج
کعبہ کے ہیں اصل وارث میرے مولا، دیکھنا

باغ زہرا سے فدک کا چھینا تھا جس ا
نقی
ذولفقارِ مرتضیٰ کا اُن پہ حملہ دیکھنا



دن آگیا خوشی کا □□ ی□ □ فاطم□□ کی عید

دل س□ خوشی منائو ک□ □□ □□ سید□□ کی عید

جو فاطم□□ کا □□ و□ رسولِ خدا□ کاا
یعنی ک□ آج □و گئی ی□ مصطفیٰ کی عید

خوش □یں ب□ت ذیاد □ جو سردارِ انبیا
اس واسط□ ی □ بن گئی کُل انبیا کی عید

ز□را□ کی عید □□ تو حسنؑ و حسینؑ خوش
اس طرح آج □و گئی شیرِ خدا کی عید

سب کو مبارک □و ک□ بن□ م □د آج امام
□□ اس خوشی میں آج امامِ زماںؑ کی عید

عابد□ کو قاتلانِ ش□□ دیں□ کا سر ملا
خوش □وک□ □□ک □□ر □یں ک□ □□
فاطم□□ کی عید

مدحت علی□ و زہراؑ کی تم بھی کرو نقی
ی□ دن ب□ت حسین □□، □□ سید□□ کی عید

ا□ دنیا دیکھ لو تم ی □ سب کمالِ حیدر
□یں □ر طریق□ س□ ساری اک سی آلِ حیدر



شاعرِ ا□لبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

تھا کوہِ طور پر موسیٰ نے جو جاکے دیکھا
وہ نور تھا خدا کا کہ تھا جمالِ حیدر

ہر ایک کو الگ حیدر نے دیئے جوابات
واللہ نہ اٹھا ہے اب تک سوالِ حیدر

عمران نے نبوتِ احمد کا خیال رکھا
اور ہے خدا کے پیغمبر کو خیالِ حیدر

مشکل میں ہے نقی بس مومن کا اک سہارا
ساری ہی مشکلوں سے ہم کو نکالے حیدر



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

محبوبِ حق کے سجدوں کی عزت ہے فاطمہ

اللّٰہ کی رحمتوں پہ بھی رحمت ہے فاطمہ

ظالم کہاں پہ جائیں گے سارے بروزِ حشر
محشر میں صرف تیری عدالت ہے فاطمہ

بیٹی علی کو دے کے نبی نے کہا یہی
میری علی کے پاس امانت ہے فاطمہ

رکھتا ہے بغض آپ سے جو شخص قلب میں
بیکار اس کی ساری عبادت ہے فاطمہ

زہرا کی عظمتوں کا **نقی** کیا بیان ہو
قرآں کہے رسول کی عزت ہے فاطمہ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



سب کو سکھاتا ہے ہاں اطوار ذکرِ حیدر

ہے دشمنوں پہ چلتی تلوار ذکرِ حیدر

پہچان ہوگئی ہے مجھ کو منافقوں کی
میں نے تھا جب کیا یہ اک بار ذکرِ حیدر

ہے جن کو دشمنی ان سے مرتے ہیں یہ سن کر
یوں کررہا ہے دشمن پہ وار ذکرِ حیدر

اللّٰہ کا پسندیدہ ذکر ہے علیؑ کا
ہوتا ہے عرش پر یوں سوبار ذکرِ حیدر

جب وقتِ مشکل آیا میرے رسولؐ پر
پھر ہے کیا نبیؐ نے ہر بار ذکرِ حیدر

کاٹی زبانِ میثم سب دشمنوں نے مل کر
پاکر کیا ہے اس نے اقرار ذکرِ حیدر

ملتی ہے جس سے مومن کی روح کو بھی راحت
اس طرح کی نقی ہے گفتار ذکرِ حیدر

مدح کیسے کروں تِری زہرا
مدح خواں ہیں تِرے نبیؐ زہرا

تیری عظمت بتانے میں گزری
تیرے بابا کی زندگی زہرا



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

تیری مدحت میں جب سے ہوں مصروف
زندگی میں ہے روشنی زہرا

تیرا رومال جب سے باندھا ہے
حرؑ کی قسمت بدل گئی زہرا

ظلم تجھ پر کئے، نہیں سوچا
مصطفیٰؐ کی لاڈلی ہے زہرا

مصطفیٰؐ سے منافقت کی تھی
تجھ سے ہے اِن کو دشمنی زہرا
آئے دربار سے یوں لٹ کر تو
بیٹی پہچان نہ سکی زہرا

یہ خدا کا نقیؔ پہ ہے احسان
لکھ رہا ہے ثنا تِری زہرا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



شام کی فوج کو جو صبح ہی چھوڑا حر نے

پایا شبیر کے لشکر میں سویرا حر نے

عزتیں پائی ہیں شبیر کے در سے اتنی
فاطمہ زہرا کا رومال بھی پایا حر نے

سارے اصحابِ حسین آئے یہاں اِن کے بعد
سب سے پہلے کیا جنت کا نظارہ حر نے

دیکھ کر حر کو ہوئی انبیا عزت میں کھڑے
کتنا پایا خدا جانے بڑا رتبہ حر نے

فاطمہ زہرا کا رومال ملا حر کو نقی
رتبہ یوں پایا ہے سلمان سے اونچا حر نے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



ہر اک کو رزق بانٹا ہے علی کی بیٹی نے

کسی سے کچھ نہیں مانگا علی کی بیٹی نے

سنایا ایسا ہے خطبہ علی کی بیٹی نے
یزید کو کیا رسوا علی کی بیٹی نے

ہر ایک چیز کو خاموش کردیا ایسے
جما لیا ہے جو قبضہ علی کی بیٹی نے

کوئی یزید نہ مانگے گا اب کبھی بیعت
بھرم حسین کا رکھا علی کی بیٹی نے

ہوئے ہیں خوش تِری آمد سے پنجتن سارے
مقام پا لیا ایسا علی کی بیٹی نے

یزید لعنتی ہے قاتلِ امام حسن
یہ کھل کے سب کو بتایا علی کی بیٹی نے
یزید موت تِری ہوگئی تھی اس لمحے
کیا جو خطبے سے حملہ علی کی بیٹی نے

بچایا دینِ نبی کو حسین نے لیکن
حسینیت کو بچایا علی کی بیٹی نے



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

نقی کو شاعرِ مولاؔ بنا دیا تو نے
یہ دے دیا مجھے رتبہ علیؑ کی بیٹی نے



میں بیاں کیسے کروں آپ کا انداز تھا
باتوں باتوں میں ہی کر دیتے ہیں اعجاز تھا

فاطمہ زہرا مجھے آکے دعا دینے لگیں
آپ کی مدح کا جب بھی کیا آغاز تھا

جس طرح آپ کو حاصل ہوا اللہ سے یہ
کون حاصل بھلا ایسا کرے اعزاز تھا

لیکے آئے ہیں ملک خلد سے اک ایک تھا
تیری مدحت میں جو شامل کئے الفاظ تھا

اسوۂ زہرا سے جس کو آگہی ہو جائے گی
شخصیت وہ اس جہاں میں خود سخی ہو جائیگی

حبِّ زہرا سے جو دل میں روشنی او جائیگی



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

تب عدوئے فاطمہؑ سے دشمنی ہو
جائیگی

حیدرؑ و زہراؑ کے دشمن کی رکھی رب نے
سزا
ذات وہ زندہ ہے لیکن موت سی ہو
جائیگی

نوری شہزادی ہیں میری تزکرہ بھی نور ہے
جن کی الفت سے لحد میں روشنی ہو
جائیگی

بضعتہٌ منّی محمدؐ نے کہا سن لے شیخ

اِن کی الفت سے گناہوں میں کمی ہو
جائیگی

لعن بھیجو دشمنِ زہراؑ پہ تم صبح و
مساء
زندگی میں دیکھنا خود بہتری ہو جائیگی
آپ ہیں خاتونِ جنّت آپ ہیں خیرالنساء
اِن کی الفت حشر میں چھاؤں گھنی ہو
جائیگی



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

مصطفیٰ کی آل سے گر بغض رکھو گے یہاں
تیرگی تیری بھی پھر یہ زندگی ہو جائیگی

شاہ کی مجلس کی خاطر جب بچھا فرشِ عزا
آئیں گی زہرا، فضا بھی جنّتی ہو جائیگی

مانگنے خیرات آیا بابِ شہرِ علم تک
منقبت اب ہے یقیں پوری نقی ہو جائیگی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



خاندان میں اصغر رباب کا بیٹا ہے
صغیر ہو گیا اکبر رباب کا بیٹا

وہ جنگ جیت گیا کربلا کے میداں میں
زباں پھرا کے لبوں پر رباب کا بیٹا

سپاہِ شام کو ہنس کر رُلا دیا جس نے
یہ ایک چھوٹا سا حیدر ، رباب کا بیٹا

میں ذکر کربلا والوں کا جب بھی کرتا ہوں
تو سنّے آتا ہے اکثر رباب کا بیٹا

ملیں ہیں نعمتیں زہرا کی مدح سے کیا کیا
وہ فضل کرتا ہے ہم پر رباب کا بیٹا

گرا ہے جھولے سے آوازِ استغاثہ پر
صدا حسین کی سن کر رباب کا بیٹا

وہ حرملا گیا جاں سے جو دیکھا شہ کو
نقی
یہ لیکے آگئے ہے سرو ، رباب کا بیٹا

کربلا ہے جو شان و شوکت سے
صرف زینب ہے تمہاری محنت سے

نامِ حیدر ہے زباں پہ رہا آنا
تم کو بچنا ہو جب ہلاکت سے


یا علی ہے کہیں دیکھ مشکل میں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

مل گئی ہے نجات آفت سے

شیخ کیسے بچے گا محشر میں
زینبِ کبریٰ کی عدالت سے

لہجہ ہے حیدر کا تیرے لہجے میں
دیکھنے سب لگے یہ حیرت سے

صرف دنیا میں آپ ہیں ایسی
پنجتنؑ خوش ہوئے ولادت سے

گھر پہ پرچم لگا ہے غازی کا
رہ رہا ہوں تبھی حفاظت سے

ہوگئے گونگے سب سپاہی نقی
ثانیِ فاطمہؑ کی ہیبت سے



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

مدحتِ شیرِ خدا سے جو بھی غافل ہوگیا

اس کا جینا اس کا مرنا سب ہی مشکل ہوگیا

روشنی لیتا ہے روزانہ انہی سے مانگ کر
مرتضیٰ کے در کا تو سورج بھی سائل ہوگیا

ہاتھ حیدر کا اٹھا کر خم میں یہ بولے رسول
شکر ہے اللّٰہ کا یہ دین کامل ہوگیا

کرتے کرتے یوں لگا ہے مدحتِ شیرِ خدا
سارے نبیوں کی صفوں میں میں بھی شامل ہوگیا

مجتبیٰ کے بابا کی نفرت میں تو اے شیخِ بد
جتنا دنیا میں پڑھا ہے اتنا جاہل ہوگیا

منہ بنایا ایک دن جس نے علی کے ذکر پر
روزِ آخر تک برا اس کا شمائل ہوگیا



ہوگیا ہے کنبۂ احمدؐ میں شامل آج سے
حضرتِ سلمانؑ تُو تو اتنا فاضل ہوگیا

کررہے ہیں رشک اصحابِ علیؑ یہ دیکھ کر
مرتبہ جو حضرتِ فضہؑ کو حاصل ہوگیا

کیا بنے گا روزِ محشر اس مقصر کا بھلا
کہہ رہا ہے ماتمِ زنجیر باطل ہوگیا

شمریت سے دور رہئے، حرّیت پر آئیے
جو صحابی تھا علیؑ کا وہ بھی قاتل ہوگیا

ہاں نقیؔ بہلولؒ شیرِ کبیر کا عشق میں
جتنا دیوانہ ہوا ہے اتنا عاقل ہوگیا

جب کسی شخص کو مدحِ علیؑ کرتے دیکھا
میں نے اس شخص کو ہر بار ابھرتے دیکھا

ہر گھڑی کرتے رہے آپ کی عزت شبیرؑ



بس لبِ شہ سے امام آپ کو کہتے
دیکھا

وہ یہی کہنے لگا آگئے لڑنے حیدر
جس نے میدان میں جب آپ کو لڑتے دیکھا

ایسی مادر تو فقط ان ہی کی مادر
ہونگی
جن کی عظمت میں محمدؐ کو بھی اٹھتے
دیکھا

آلِ یٰسین کی ثنا جس گلشن میں ہوتی ہے
ہم نے اس باغ کو ہر وقت ہی کھِلتے
دیکھا

حسنِ مجتبیٰ کیا شان سبحان اللّٰہ
آپ کے سامنے شبیر کو جھکتے دیکھا
مدحِ حیدر سے جنہیں ہونے لگی ہے الجھن
ہم نے ان مردوں نا مرد ہی بنتے دیکھا

لکھّی ہے تیغِ قلم سے جو حسن نے
تحریر
پورے ہی شام کو اک مولا سے ڈرتے دیکھا

نام حیدر نے نہیں رکھّا تمہارا شبیر



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

حکمِ خالق سے تِرا نام اترتے دیکھا

جب پیمبرؐ پہ مصیبت کی گھڑی آتی رہی
درِ زہرا پہ ہی میں نے انہیں آتے دیکھا

میں سمجھ جاتا ہوں دنیا کے چلاتے ہیں نظام
میں نے کاندھوں پہ محمدؐ کے جو پھرتے دیکھا

مدحتِ آلِ نبیؐ جن سے نہیں ہوتی انہیں
دشمنِ آلِ نبیؐ کی ثنا کرتے دیکھا
کُل جہانوں میں کہا جاتا ہے ان کو شیر
جن کے شاگرد کو عباسؑ ہے بنتے دیکھا

اے حسن ابنِ علی در میں جب آپ آئے
سورۂ کوثر کا تھا قرآن نے آتے دیکھا

لگتا ہے ایسے کہ کی آلِ محمد کی ثنا
جس گھڑی جب بھی ہے قرآن کو پڑھتے دیکھا



کرتے ہیں ظلم و ستم سارے مسلماں ان
پر
جن کی تعریف میں قرآن اترتے دیکھا

بغض میں آلِ محمد کے گھرانے سے فقط
ان مسلمانوں کی تعداد کو بڑھتے دیکھا

جگرِ احمدِ مرسل کے جگر کے ٹکڑے
فاطمہ زہرا کا گھر پھر سے اجڑتا دیکھا
رونے شبیر لگے کرب و بلا میں اس دم
بھائی شبر کا وہ تعویز جو پڑھتے دیکھا

ابنِ زہرا کے جنازے پہ لگے تیر بہت
ثانئِ زہرا کو کیا ظلم ہے سہتا دیکھا

آگئے تھام کے دل مصطفیٰ، زہرا و علی
منہ سے شبر کے کلیجے جو نکلتے دیکھا

دیکھے جب آقا کے سینے کے جگر کے ٹکڑا
غازی عباس کو دروازے پہ روتے دیکھا

مصطفیٰ، فاطمہ زہرا و علی و شبیر

چار معصوموں نے شبر کو تڑپتے دیکھا

شہ کو یاد آگئے بھیّا کے جگر کے ٹکڑا



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

لاشِ قاسم کو جو ٹاپوں سے بکھرتے دیکھا

لگا رہتا ہے نقی ہر گھڑی یاں دستر خواں
سارے عالم کو اسی در پہ ہی پلتے دیکھا
کیا بیاں اس سے بھلا بڑھ کے ہو توقیر حسنؑ

آپ کے سامنے جھکتے رہے شبیرؑ حسنؑ

نوک سے خامے کی سر تن سے جدا کرتے رہے
یوں قلم کو بھی کیا آپ نے شمشیر حسنؑ

حلقۂ دین کو امت نہ کبھی توڑ سکی
اتنی مضبوط رہی آپکی تدبیر حسنؑ

صلح نامے پہ لکھیں شرط اٹھا کر خامہ
بن گئی تیغ عدو کو یہی تحریر حسنؑ

آپ کے بن تو ہے تاریکی ہی اسلام میں بس
دینِ اسلام کی ہیں آپ ہی تنویر حسنؑ

جب بھی آتی ہیں مجھے آپ کی یادیں مولا
میں چلا جاتا ہوں سوئے درِ شبیرؑ حسنؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

سیرت و شکل و عبادت میں، جلالت میں نقی
ہوبہو احمدِ مرسل کی ہیں تصویر حسن

کوثر کی آیتوں میں ولادت حسن کی ہے

کتنی نبی سے ملتی شباہت حسن کی ہے

دوشِ نبی سواری ہے حضرت حسن کی ہے
یہ مدحتِ نبی ہے کہ مدحت حسن کی ہے

مولا حسین نے جو بڑھائی ایک رات
شبیر کی نہیں وہ ہے مہلت حسن کی ہے

دنیا میں آتے ہی کیا سجدہ امام نے
ظاہر ہے صاف ایسی عبادت حسن کی ہے

جنگِ جمل میں کر دیا لاکھوں کا خاتمہ
بالکل علی کی مثل شجاعت حسن کی ہے



بولی زباں خدا کی ولادت پہ آپ کی

جو صورتِ رسولؐ صورت حسنؑ کی ہے

وحیِ الٰہی کرتی ہے شبرؑ سے گفتگو

کتنی بلند دیکھئے عظمت حسنؑ کی ہے

شبرؑ سے جنگ سیکھی ہے حیدرؑ کے شیر نے

یعنی لبِ فرات بھی ہیبت حسنؑ کی ہے

ہرگز جدا حسنؑ سے نہیں جنگِ کربلا

شبیرؑ کی رضا میں اجازت حسنؑ کی ہے

ان ہی کی خاطر آتے تھے در پر رسولؐ خود

نظروں میں مصطفیٰؐ کی یہ عزت حسنؑ کی ہے

بابا کے اک عدو کوا عورت بنا دیا

ہر خلق پر خدا کی حکومت حسنؑ کی ہے

بس آخری پیمبرِ معبود کے سوا

اعلیٰ نبوّتوں سے امامت حسنؑ کی ہے

شبیرؑ بار بار بھتیجے سے کہتے تھے

قاسمؑ تو میری جان علامت حسنؑ کی ہے



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

بانٹا ہے رزق جس نے امیر و غریب کو
مشہور دو جہاں میں سخاوت حسن کی ہے

سن کر فقیرِ شام اچانک مچل گیا
مولا علیؑ کے بعد خلافت حسنؑ کی

امّت کو سنّتِ نبویؐ میں کیا قید
کس نے کہا یہ صلح ہے حکمت حسن کی ہے

تفسیرِ کوثر اتری ہے کوثر کے گھر میں آج
زہراؑ خوشی سے بولیں ولادت حسن کی ہے

بس جو ارادہ کرلیا وہ ہوگیا وہیں
یعنی کہ لفظِ کُن پہ حکومت حسن کی ہے
استاد ہیں جری کے ہیں شبیر کے امام
معلوم بس خدا کو فضیلت حسنؑ کی

بیمار ہوگیا ہے یہ پڑھ کر حقیرِ شام
ایسی بھی کیا وہ خط پہ عبارت حسن کی ہے



صفین میں جہاد کیا مثلِ مرتضیٰ
عباسِ باوفا پہ ہے مہارت حسن کی

ان کے پسینے سے ہی بنائے گئے ہیں نور
لوح و قلم تو اصل میں فطرت حسن کی ہے

ہر دم انہیں کو رکھتے ہیں ساتھ اپنے مصطفیٰ
ہر کام میں نبی کے ہے شراکت حسن کی

کی جس کی کربلا میں تلاوت حسین نے
قاسم تمہارے بازو پہ ہے سورت حسن کی
صمصام کو جو اونٹ حسن سے دے رہے ہیں اب
اعلان ہو رہا ہے امامت ہے حسن کی

حیدر نے یاں غدیر سجائی نئی آج
واجب یہیں سے سب پہ ولایت حسن کی ہے

ملتا ہے رزق ان کے ہی صدقے سے آج تک
دونوں جہاں کو یوں بھی ضرورت حسن کی ہے



تلوار کا جو کام تھا خامے سے کردیا
ممنون چودہ صدیوں سے امّت حسن کی ہے

ساری نبی کی عظمتیں ان میں ہی پائی ہیں
یوں مصطفیٰ کے ساتھ محبت حسن کی ہے

اصغر نے مسکرا کے یہ میدان میں کہا
بے تیغ آگیا ہوں کہ سیرت حسن کی ہے
قاسم کو لڑتے دیکھ کے کہنے لگے رسول
سرور کے ساتھ آج بھی نصرت حسن کی ہے

لکھتے ہیں نعت دادا سو پوتا بھی لکھتا ہے
عمران کی جو ہے وہ ہی قدرت حسن کی ہے

رکعت میں پہلی سورۂ کوثر کی شکل میں
یہ دیکھئے نماز میں مدحت حسن کی ہے

بیعت نہ مانگی اس لئے زینب سے شام میں



ظلم پر وار ہے حسنؑ کا قلم
تیغِ قہّارّ حسنؑ کا قلم

کر لیا کام ذولفقار کا خود
کفر کو خار ہے حسنؑ کا قلم

مولا مشکل کشاؑ کی مدحت میں
لکھتا اشعار ہے حسنؑ کا قلم

لائیں گے مہدیؑ اپنے ساتھ اسے
اب بھی بیدار ہے حسنؑ کا قلم

ایک تلوار ذولفقارِ علیؑ
ایک تلوار ہے حسنؑ کا قلم

آئے گا تم کو کربلا میں نظر
ایک ہتھیار ہے حسنؑ کا قلم



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

حاکمِ شام کا اڑا دیا سر
تیغ کی دھار ہے حسن کا قلم

حق و باطل کے بیچ میں اے نقی
ایک دیوار ہے حسن کا قلم



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

کیسے کریں بیان فضیلت حسنؑ کی

میرے نبیؐ بتا گئے عظمت حسنؑ کی

حکمِ حسینؑ مانتے ہیں ہم سب اس لئے
کی ہے دلوں نے اپنے جو بیعت حسنؑ کی

بغضِ بتولؑ دل میں لئے بیٹھے ہیں جو لوگ
وہ جانتے نہیں، کہ ہے جنّت حسنؑ کی

روکو گے کتنا ذکرِ حسنؑ ابنِ مرتضیٰ
دیکھو جہان بھر میں ہے مدحت حسنؑ کی

تھی بس یزید تیری حکومت وہ شام تک
اب بھی جہان پر ہے حکومت حسنؑ کی

ابنِ علیؑ کو دیکھ کے سب بھاگے خوف سے
اتنی ہے فوجِ شام پہ ہیبت حسنؑ کی
جائے گا پھر کہاں پہ بھلا تو، بتا دے شیخ
محشر میں جب سجے گی عدالت حسنؑ کی



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

مارے ہیں تیر، کاٹا گلا پھر بھی دیکھئے
جاری سناں پہ بھی ہے تلاوت حسین کی

راہِ خدا میں جس نے لٹایا ہے سب نقی
تو ہے رضا خدا کی محبت حسین کی



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

غیب سے آئے گا جس دم تیرا بیٹا فاطمہؑ
سب سے پہلے وہ فدک کا لے گا بدلہ فاطمہؑ

خود کھڑے ہو کر جگہ سے کر کے تیرا احترام
مصطفیٰؐ بتلا گئے ہیں تیرا رتبہ فاطمہؑ

سب کے شجرے ہو گئے معلوم مجھ کو با خدا
تیرے دشمن پر کیا ہے جب تبرّا فاطمہؑ

نام سرور نے رکھے ہیں اپنے بیٹوں کے علیؑ
اور ساری بیٹیوں کا نام رکھّا فاطمہؑ

کر رہا ہوتا ہے اب بھی روٹیاں آکر طلب
آپ کے در سے خدا کا ہر فرشتہ فاطمہؑ

بخشوائے گا نقی کو دیکھنا محشر میں یہ
آپ کی مدحت میں لکھّا جو قصیدہ فاطمہؑ

مصطفےٰ کا شباب ہیں باقرؑ
پانچویں بوتراب ہیں باقرؑ



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

بھیجا ہے آپ کو نبی نے سلام
اتنے عزت مآب ہیں باقرؑ

صبر کا آفتاب ہیں سجادؑ
علم کا آفتاب ہیں باقرؑ

سیدھے رستے پہ پڑھ کے آ□ اسے
دینِ حق کی کتاب ہیں باقرؑ

قلب میں ش□□□ کے اور حسن□رکے نقی
صندلی اک گلاب ہیں باقرؑ

کہتے ہیں یہ قلوب ہمارے □ علی نقی
ہیں سب کے سب غلام تمہارے □ علی نقی

میں نے سنائی جب سے ہے مدحت یہ آپ کی
لگتے ہیں شعر، چاند ستارے □ علی نقی

کرتے ہیں جو حیات عطا معجزوں کو بھی
ہے صرف آپ کے ہیں اشارے □ علی نقی



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

یہ رزق زندگی کا ملا آپ سے ہمیں
دنیا و آخرت کے سہارے علی نقیؑ

مومن ہیں جتنے بھی نقیؑ دعویٰ یہ اُنکا
ہے
ہم ہیں غلام، آقا ہمارے علی نقیؑ

رہنا نہیں کبھی بھی علی کی ولا سے
دور
ہو جائے گا تو لمحوں میں ورنہ خدا سے
دور

مشکل میں خود نبیؐ نے پکارا علیؑ کو
پھر بھاگتے ہیں شیخ کیوں مشکل کشا سے
دور

گر زندگی سکون کی تم کو ہے چاہئے
ہونا کبھی نہ عشقِ علیؑ کی فضا سے
دور

جو چاہتے ہیں روکنا حیدرؑ کا تزکرہ
فردوس کی وہ لوگ ہیں آب و ہوا سے
دور



ہر دم نبیؐ کے ساتھ رہے ہیں علیؑ، نقیؔ
ہوتے نہیں کبھی بھی علیؑ مصطفیٰؐ سے دور

زباں پہ جس کی بھی حیدرؑ کی گفتگو رہی ہے
ابد تک اس کی جہاں بھر میں آبرو رہی ہے

علیؑ کے جشن میں آیا ہوں جب سے میں، تب سے
کبھی بھی پھر مجھے جنت کی جستجو نہ رہی

اندھیری زندگی ہو جائے گی جہاں میں یہ
علیؑ کے عشق کی خوشبو جو چارسو نہ رہی

ملک یہ کہنے لگے آ کے جشنِ حیدرؑ میں
علیؑ کی بزم میں جنّت کی آرزو نہ رہی



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

علی سے بغض جو رکھتا رہے گا زندگی بھر
تو ایسے شخص کی قسمت میں آبرو نہ رہی

ہے مرتضیٰ کی ثنا تو بہت بلند نقی
ثنا کسی کی بھی حیدر کے روبرو نہ رہی
پھری ہے جس گھڑی تیری زباں لب پر علی اصغر
ہوا ہے گونگا اس دم شام کا لشکر علی اصغر

تمہیں سب دیکھ کر بولے، تھے جتنے فوج میں اُن کے
شجاعت میں یہ غازی ہے، یہی حیدر علی اصغر

کوئی زندہ نہیں بچ سکتا، کہتے ہیں یہ سب شامی
وہاں سے لیکے آتے ہیں جو اب سرو، علی اصغر

نہیں ہے ہاتھ میں تیر و تبر تلوار کچھ تیرے



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

کیا ہے حملہ تو نے اس طرح آکر علی اصغر

نقی جو کرتا رہتا ہے ثنا شبیر کی گھر گھر
کیا احسان ہے یہ آپ نے مجھ پر علی اصغر

آپ کی مدحت کروں کیسے بیاں ام البنین
حضرتِ عباس کے ہیں آپ ماں ام البنین

آپ کے بیٹے کے قبضے میں ہے وہ نہرِ فرات
آپ کے قبضے میں ہے یہ کُل جہاں ام البنین

دیکھتی ہیں رشک سے عیسیٰ کی ماں یہ مرتبہ
آلِ زہرا آپ کو کہتی ا ماں ام البنین

پہلے زہرا سے ملک کرتے تھے آکر سب طلب
آج دیتی ہیں ملک کو روٹیاں ام البنین



حیدرِ صفدرؑ کی پہلی رازداں تھیں فاطمہ
آج ہیں شیرِ خدا کی رازداں ام البنینؑ

آپ آلِ فاطمہ کی خود کو کہتی ہیں کنیز
آپ کو کہتے ہیں سب خود اپنی ماں ام البنینؑ

آپ کی مدحت نقیؔ کس طرح سے لکھّے بھلا
ہیں کہاں پر آپ اور میں ہوُں کہاں ام البنینؑ

ہوئی جہان کو معلوم بات زینبؑ سے
یزید کھا گیا گھر میں ہی مات زینبؑ سے

اشارہ آپ جو کرتیں، وہاں میں آجاتی
یہ بات کہتی تھی ہر دم فراتِ زینبؑ سے

عدو کے گھر میں بپا کی ہے مجلسِ شبیرؑ
یہ دیکھ کر ملا دیں کو ثبات زینبؑ سے

جگہ جگہ پہ بتایا ہے کون ہے حق پر
ملی ہے دینِ خدا کو حیات زینبؑ سے

ہوا ہے لاکھوں کے مجمع میں یہ ذلیل اتنا
یزید کر نہ سکا تب سے بات زینبؑ سے



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

خدا کا رزق جہاں بھر میں بانٹتا ہے تو نہ
حیات پاتی ہے یوں کائنات زینبؑ سے

علیؑ کے لہجے میں خطبہ دیا نقیؔ نقوی
یزید خوف میں ہے کرکے بات زینبؑ سے

ہیں جب ابوذرؓ و سلمانؓ سے غلامِ علیؑ
تو سوچو تم ذرا ہوگا کہاں مقامِ علیؑ

رسولؐ سے شبِ معراج کو کیا جس نے
کلام تھا وہ خدا کا کہ تھا کلامِ علیؑ

مِرے نبیؐ پہ جب آیا وقت مشکل کا
پڑھی ہے نادِ علیؑ اور پکارا نامِ علیؑ

جہاں میں کر گئی ثابت یہ جنگ خیبر کی
فقط نبیؐ کے مددگار ہیں امامِ علیؑ

رسولؐ کرتے ہیں خود اٹھ کے احترامِ بتولؑ
بتولؑ کرتی ہیں خود اٹھ کے احترامِ علیؑ

نقیؔ مدینے سے پہلے گئی ہیں شام جو وہ
کیا ہے پورا یوں زینبؑ نے انتقامِ علیؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

رعب یوں عونؑ و محمدؑ کا دشمن پر بہت

غازیؑ کے شاگرد ہیں یہ، ان میں ہیں لشکر بہت

جب نواسوں کا علیؑ کے ذکر میں نے کیا
زینبِ دلگیرؑ دیتی ہیں دعا آکر بہت

جب ہوا عونؑ و محمدؑ آپ کی مدحت کا ذکر
محفلوں میں تب سے پھیلی خوشبوئے عنبر بہت

جنگ جب دونوں کی دیکھی تو کہا سب نے یہی
"ہیں شجاعت کے دھنی غازیؑ کے یہ دلبر بہت"

آگئے عونؑ و محمدؑ، غازیؑ سے سیکھی جنگ
شام کا جتنا ہے لشکر، اس کو ہے یہ ڈر بہت



یں بچانے کے لیے بھیجا تھا اِن کو شاہ نے

فتح کی خاطر تھا ورنہ شاہ ہے کا اصول
بہت
نہر تک پہنچے ہیں لیکن نہر کو دیکھا
نہیں
یہ اثر آیا وفا کا غازی کی پرورش بہت

جب سے دیکھی ہے شجاعت آپ کی میدان
میں
فتح پڑھتی ہے قصیدے آپ کے گھر گھر
بہت

دونوں نے دکھلایا نانا کی شجاعت کا مزاج
چیر ڈالے جنگ کے میدان میں اژدر بہت

اپنے نانا کی طرح اور اپنے ماموں کی طرح
حملے دونوں نے کئے ہیں جنگ میں بڑھ کر
بہت

زینبِ دلگیر کے گھر کی رہیں رونق دونوں
لعل
ناز اٹھاتے ہیں تبھی تو غازی و سرور
بہت

کربلا میں جنگ شہزادوں کی دیکھی جس
گھڑی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



تھے سپاہی دشمنوں کے مر گئے ڈر کر بہت
دیکھ کر عونؑ و محمدؑ کی وغا دیتے تھے داد
حیدرؑ و عباسؑ ، سرورؑ ، قاسمؑ و اکبرؑ بہت

یاد تازہ کر رہے ہیں نانا کی یہ جنگ میں
خوف طاری ہو رہا ہے لشکرِ شر پر بہت

جب سے آئے ہیں یہ دونوں زینبِ کبریٰ کے گھر
زینبِ کبریٰؑ کا روشن ہو گیا گھر بہت

کربلا کی جنگ میں زینبؑ کے دونوں بیٹوں نے
جنگِ خیبر کی طرح سب کے اڑائے سر بہت

جس نے چھوڑا زینبِ دلگیرؑ کے بیٹوں کا ذکر
وہ تڑپتا دکھ رہا ہے اب سرِ محشر بہت

دل میں رکھّی ہے ہمارے آلِ احمد کی ولا
ہو رہا ہے ہم پہ احسان خالقِ اکبر بہت



شاعر اہلبیت
سید محمدتقی نقوی

اتنے حملے ہیں کئے زینبؑ کے بیٹوں نے وہاں
دشمنوں کو یاد آئے اس گھڑی حیدرؑ ریت

اپنے نانا کی طرح حملے کیا ہے دونوں نے
مچ گئی ھل چل نقیؔ میدان کے اندر بہت



یوں منافق کو بےقراری ہے
ذکرِ حیدر ہے ہمیشہ جاری

ہر گھڑی بس علی علی کرنا
بس یہی زندگی ہماری ہے

جنگِ خیبر میں آگئے حیدر
کافروں پر یوں خوف طاری ہے

بولے مشکل میں مرتضیٰ سے رسول
آس مشکل میں بس تمہاری ہے

چاہے آجائیں سامنے لاکھوں
تیغِ حیدر تو سب پہ بھاری ہے

ذکرِ حیدر میں ہوگئے مشغول
ہم نے یہ زندگی گزاری ہے

ذکرِ حیدر یوں کر رہے ہیں نقی
اس نے ہی زندگی سنواری ہے

معجزہ دنیا کو ایسا ہے دکھایا آپ نے
کعبے کی دیوار میں اک در بنایا آپ نے

جس علی کی دونوں دنیا میں نہیں کوئی مثال
چلنا پھرنا اس علی کو ہے سکھایا آپ نے



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

آپ ہی کی نسل سے نسلِ امامت چلی
سلسلہ ہے یوں امامت کا چلایا آپ نے

گھٹلیاں خرموں کی ماریں کفر کو جس لعل نے
فخر سے اس لعل کا ہے ناز اٹھایا آپ نے

آج کل مدحِ علیؑ یوں لکھ رہا ہے نقی
شاعری میں حوصلہ اس کا بڑھایا آپ نے

کوئی پا سکا کب سوائے خدیجہ

جو ہیں خلق میں رتبے پائے خدیجہ

نبیؐ کو ہے انعام میں فاطمہ دی
محمدؐ پہ بھی ہے عطائے خدیجہ

تھا جو زندگی میں خدیجہ نے پایا
محمدؐ پہ سب کچھ لٹائے خدیجہ

ہیں زینبؑ نے بنتِ زہرا کی اوڑھیں ردائیں
ہے زہراؑ نے اوڑھی ردائے خدیجہ



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

ہے اس نے ہی زینبؑ کو پردہ سکھایا
جسے پردہ کرنا سکھائے خدیجہؑ

جہاں میں نہیں کوئی مل پائی خاتون
محمدؐ کو بہتر، سوائے خدیجہ

محمدؐ ہیں دیتے دعائیں نقی کو
جو اشعار لکھّے برائے خدیجہؑ

امامؑ کہ جنھیں ہم سب غلام کہتے ہیں
یہ لوگ اُن ہی کو اپنا امام کہتے ہیں

ثنا امامؑ کی کس طرح ہم لکھوں میں بھلا
جسے ہمارے محمدؐ سلام کہتے ہیں

جسے بھی شاعری بخشی امام باقرؑ نے
اُسی کو ہم تو عطائے امامؑ کہتے ہیں

بناتے ہیں وہ جناں میں مکان اپنے نقی
جو لوگ مدحِ علیؑ میں کلام کہتے ہیں



بارہویں سرکار کا کعبہ رپ آنا دیکھنا
احترام ان کا کرے گا حق کا کعبہ دیکھنا

اپنی دادی فاطمہؑ کی قبر جب دیکھیں گے وہ
حکمِ مہدی سے بنے گا اُس کا روضہ دیکھنا

فاطمہؑ کے لعل جب فرمائیں گے اپنا ظہور
سب سمجھ جائیں گے، حیدر کا بیٹا دیکھنا

پرچمِ عباس کعبہ پر لگائیں گے جب سرور
کونے کونے میں جہاں کے اس کا سایہ دیکھنا

روکتے ہیں جو علی کا ذکر ہو بعدِ ظہور
خود زبردستی کریں گے پھر یہ چرچا دیکھنا

بارہویں سرکار کا ہوز تو دو تم بس ظہور
ور درِ زہرا پہ ہوگا جاکے سجدہ دیکھنا



قبضہ کرکے بیٹھے ہو تم جو خدا کے گھر پہ آج

کعبہ کے ہیں اصل وارث میرے مولا، دیکھنا

باغ زہرا سے فدک کا چھینا تھا جس نے

نقی

ذولفقارِ مرتضیٰ کا اُن پہ حملہ دیکھنا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



دن آگیا خوشی کا □□ ی□ فاطم□□ کی عید
دل س□ خوشی منائو ک□ □□ □□ سید□□ کی عید

جو فاطم□□ کا □□ و□ رسولِ خدا□ کاا
یعنی ک□ آج □و گئی ی□ مصطفیٰ کی عید

خوش □یں ب□ت زیاد □ جو سردارِ انبیاؑ
اس واسط□ ی □ بن گئی کُل انبیاؑ کی عید

ز□را□ کی عید □□ تو حسنؑ و حسینؑ خوش
اس طرح آج □و گئی شیرِ خداؑ کی عید

سب کو مبارک □و ک□ بن□ م □ آج امامؑ
□□ اس خوشی میں آج امامِ زماںؑ کی عید

عابد□ کو قاتلانِ ش□□ِ دیں □ ک سر ملا
خوش □وک□ □□ک □□ر □یں ک□ □□
فاطم□□ کی عید

مدحت علی□ وزہراؑ کی تم بھی کرو نقی
ی□ دن ب□ت حسین □□، □□ سید□□ کی عید
ا□ دنیا دیکھ لو تم ی □ سب کمالِ حیدرؑ



شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی

ہیں ہر طریقے سے ساری اک سی آلِ حیدر

تھا کوہِ طور پر موسیٰ نے جو جا کے دیکھا
وہ نور تھا خدا کا کہ تھا جمالِ حیدر

ہر ایک کو الگ حیدر نے دیئے جوابات
واللّٰہ نہ اٹھا ہے اب تک سوالِ حیدر

عمرانؑ نے نبوتِ احمد کا خیال رکھا
اور ہے خدا کے پیغمبر کو خیالِ حیدر

مشکل میں ہے نقیؔ بس مومن کا اک سہارا
ساری ہی مشکلوں سے ہم کو نکالے حیدر

محبوبِ حق کے سجدوں کی عزت ہے فاطمہؑ

اللّٰہ کی رحمتوں پہ بھی رحمت ہے فاطمہؑ

عالم کہاں پہ جائیں گے سارے بروزِ حشر
محشر میں صرف تیری عدالت ہے فاطمہؑ



شاعرِ اہلبیت
[illegible] نقی نقوی

بیٹی علیؑ کو دی ہے نبیؐ نے کہا یہی
میری علیؑ کے پاس امانت ہے فاطمہؑ

رکھتا ہے بغض آپ سے جو شخص قلب میں
بیکار اس کی ساری عبادت ہے فاطمہؑ

زہراؑ کی عظمتوں کا نقیؔ کیا بیان ہو
قرآں کہے رسولؐ کی عزت ہے فاطمہؑ

سب کو سکھاتا ہے یہاں اطوار ذکرِ حیدر

ہے دشمنوں پہ چلتی تلوار ذکرِ حیدر

پہچان ہوگئی ہے مجھ کو منافقوں کی
میں نے تھا جب کیا یہ اک بار ذکرِ حیدر

ہے جن کو دشمنی ان سے مرتے ہیں یہ سن کر
یوں کررہا ہے دشمن پہ وار ذکرِ حیدر

اللّٰہ کا پسندیدہ ذکر ہے علیؑ کا
ہوتا ہے عرش پر یوں سوبار ذکرِ حیدر



جب وقتِ مشکل آیا میرے رسول پہ
پھر ہے کیا نبی نے ہر بار ذکرِ حیدر

کاٹی زبانِ میثم سب دشمنوں نے مل کر
پاکر کیا ہے اس نے اقرار ذکرِ حیدر

ملتی ہے جس سے مومن کی روح کو بھی راحت
اس طرح کی نقی ہے گفتار ذکرِ حیدر

مدح کیسے کروں تِری زہرا
مدح خواں ہیں تِرے نبی زہرا

تیری عظمت بتانے میں گزری
تیرے بابا کی زندگی زہرا

تیری مدحت میں جب سے ہوں مصروف
زندگی میں ہے روشنی زہرا

تیرا رومال جب سے باندھا ہے
حر کی قسمت بدل گئی زہرا

ظلم تجھ پر کئے، نہیں سوچا
مصطفیٰ کی لاڈلی زہرا

مصطفیٰ سے منافقت کی تھی
تجھ سے ہے اِن کو دشمنی زہرا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



آئی دربار سے یوں لٹ کر تو
بیٹی پہچان نہ سکی زہرا

یہ خدا کا نقی پہ ہے احسان
لکھ رہا ہے ثنا تِری زہرا

شام کی فوج کو جو صبح ہی چھوڑا
حر نے
پایا شبیر کے لشکر میں سویرا حر نے

عزتیں پائی ہیں شبیر سے کہ در سے اتنی
فاطمہ زہرا کا رومال بھی پایا حر نے



سارے اصحاب ِ حسین آئے یہاں اِنکے بعد

شاعرِ اہلبیت
سید نقی نقوی

سب سے پہلے کیا جنت کا نظارہ حر نے

دیکھ کر حر کو ہو گئے انبیا عزت میں کھڑے
کتنا پایا خدا جانے بڑا رتبہ حر نے

فاطمہ زہرا کا رومال ملا حر کو نقی
رتبہ یوں پایا ہے سلمان سے اونچا حر نے

ہر اک کو رزق ہے بانٹا علی کی بیٹی نے
کسی سے کچھ نہیں مانگا علی کی بیٹی نے

سنایا ایسا ہے خطبہ علی کی بیٹی نے
یزید کو کیا رسوا علی کی بیٹی نے

ہر ایک چیز کو خاموش کردیا ایسے
جما لیا ہے جو قبضہ علی کی بیٹی نے

کوئی یزید نہ مانگے گا اب کبھی بیعت
بھرم حسین کا رکھا علی کی بیٹی نے



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

ہوئے ہیں خوش تِری آمد سے پنجتن سارے
مقام پا لیا ایسا علی کی بیٹی نے

یزید لعنتی ہے قاتلِ امام حسنؑ
یہ کھل کے سب کو بتایا علی کی بیٹی نے

یزید موت تِری ہوگئی تھی اس لمحہ
کیا جو خطبے سے حملہ علی کی بیٹی نے

بچایا دینِ نبیؐ کو حسینؑ نے لیکن
حسینیت کو بچایا علی کی بیٹی نے

نقی کو شاعرِ مولاؑ بنا دیا تولا
یہ دے دیا مجھے رتبہ علی کی بیٹی نے

میں بیاں کیسے کروں آپ کا انداز نقی



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

باتوں باتوں میں ہی کر دیتے ہیں اعجاز
تھے

فاطمہ زہرا مجھے آکے دعا دینے لگیں
آپ کی مدح کا جب بھی کیا آغاز تھے

جس طرح آپ کو حاصل ہوا اللّٰہ سے یہ
کون حاصل بھلا ایسا کرے اعزاز تھے

لیکھے آئے ہیں ملک خلد سے اک ایک تھے
تیری مدحت میں جو شامل کیے الفاظ
تھے

ہو بیاں کیسے تری شان رسولِ عربی
ہے تری شان میں قرآن رسولِ عربی

نعت ہم لکھتے ہیں احسانِ ابو طالب ہے
نعت کے بانی ہیں عمران رسولِ عربی

ڈر کے وہ بھاگ گئے ہوتے یہ خم سے لیکر



تیرے قبضے میں تھے پالان رسولِ عربی

اپنے روضے پہ بلا لیجے زیارت کے لیے
پورا کردیں مِرا ارمان رسولِ عربی

نعت لکھنے کی مجھے بھی توفیق
ہوئی
آپ کا مجھ پہ ہے احسان رسولِ عربی

اسوۂ زہرا سے جس کو آگہی
ہوجائیگی
شخصیت وہ اس جہاں میں خود سخی
ہوجائیگی

حبِّ زہرا سے جو دل میں روشنی
ہوجائیگی
تب عدوئے فاطمہ سے دشمنی
ہوجائیگی

حیدر و زہرا کے دشمن کی رکھی رب نے
سزا



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

ذات وہ زندہ ہے لیکن موت سی
ہوجائیگی

نوری شہزادی ہیں میری تزکرہ بھی نور ہے
جن کی الفت سے لحد میں روشنی
ہوجائیگی

بضعتہٗ منّی ہے محمدؐ نے کہا سن لو شیخ

اِن کی الفت سے گناہوں میں کمی
ہوجائیگی

لعن بھیجو دشمن ِ زہرا پہ تم صبح و
مساء
زندگی میں دیکھنا خود بہتری ہوجائیگی

آپ ہیں خاتون ِ جنّت آپ ہیں خیرالنساء
اِن کی الفت حشر میں چھاؤں گھنی
ہوجائیگی

مصطفیٰؐ کی آل سے گر بغض رکھو گے
یہاں



تیرگی تیری بھی پھر یہ زندگی ہوجائیگی

شاہ کی مجلس کی خاطر جب بچھا فرشِ عزا
آئیں گی زہرا، فضا بھی جنّتی ہوجائیگی

مانگنے خیرات آیا بابِ شہرِ علم تک
منقبت اب ہے یقیں پوری نقی ہوجائیگی

ہے خاندان میں اصغر رباب کا بیٹا
صغیر ہو گیا اکبر رباب کا بیٹا

وہ جنگ جیت گیا کربلا کے میداں میں
زباں پھرا کے لبوں پر رباب کا بیٹا

سپاہِ شام کو ہنس کر رُلا دیا جس نے
یہ ہے ایک چھوٹا سا حیدر ، رباب کا بیٹا

میں ذکر کربلا والوں کا جب بھی کرتا ہوں
تو سنّے آتا ہے اکثر رباب کا بیٹا

ملیں ہیں نعمتیں زہرا کی مدح سے کیا کیا
وہ فضل کرتا ہے ہم پر رباب کا بیٹا

گرا ہے جھولے سے آوازِ استغاثہ پر
صدا حسین کی سن کر رباب کا بیٹا



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

و□ حرملا گیا جاں س□ جو دیکھا ش□□□ کو

نقی

ی□ لیک□ آگئ□ □ سرو ، ربا کا بیٹا



شاعرِ ا□لبیت
سید محمدنقی نقوی

کربلا □ □□ جو شان و شوکت س□

صرف زینب□ تمھاری محنت سے

نامِ حیدر□ زباں پ□ رہا آنا
تم کو بچنا □و جب □لاکت س□

یا علی□ ک□□ دیا مشکل میں
مل گئی □□ نجات آفت س□

شیخ کیس□ بچ□ گا محشر میں
زینبِ کبریٰ کی عدالت سے

ل□ج□ حیدر□ کا تیر□ ل□جے میں
دیکھن□ سب لگ□ ی□ حیرت س□

صرف دنیا میں آپ□ ہیں ایسی
پنجتن□ خوش □وئ□ ولادت سے

گھر پ□ پرچم لگا □□ غازی کا
ر□ ر□ا □وں تبھی حفاظت س□

□وگئ□ گونگ□ سب سپا□ نقی
ثانیِ فاطم□□ کی □یبت س□

شاعرِ ا□لبیت
سید محمدنقی نقوی



مسدس

تاریخ میں امام تقی□ کا □□ واقعہ

مامون کودکھایا امامت کامعجز□
بعداز شکار پلٹا جو حاکم کا قافل□
مولا تقی□ س□□وگیا پھراس کا رابطہ
حاکم تو آیا رعب میں جب دیکھا ی□ کمال
مولا س□ آگ□ بڑھ ک□ کیا اس □ن اک سوال

مٹھی میں اپن□ بند کیا اس □ن و□ شکار
بولا تقی□ س□ مجھ کو بتائیں ی□ ذی وقار



ہاتھوں میں میرے کیا ہے ذرا کردیں آشکار
سن کر یہ مسکرانے لگا دیں کا تاجدار
فرمایا میری بات کو سن اور یہ مان لے
ہم وارثِ رسول ہیں بس اتنا جان لے

ہے شوق بادشاہوں کا دنیا پہ آشکار
دریا پہ جاکے کرتے ہیں مچھلی کا وہ شکار
پھر اس سے پوچھیں جو کہ ہے خالق کا رازدار
مچھلی کی اصل تو جو کہے کردوں آشکار
حاکم نے اس گھڑی کیا حیرت سے یہ کلام
ہیں آپ کون، بولے میں ہوں وقت کا امام

وہ طفلی تھی امامؑ کی ہو علم کی تھی شان
م کے دل میں دیکھ کے یہ آگیا گمان



اس لعل کا سجا ہے اماموں سے خاندان
حاکم نے سوچا کیوں نہ میں لوں اس کا امتحان
دربار میں بلا لئے مفتی بڑے بڑے
اس سمت نو برس کے امامِ تقی مِرے

حاکم نے مفتی سے کہا مشکل سا کر سوال
اور اس سوال سے تو انہیں مشکلوں میں ڈال
ایسا سوال کردے کہ ہوجائیں یہ نڈھال
کردے عیاں تو قصر میں جو اپنا ہے کمال
مفتی نے یہ سوال کیا ان سے سوچ کر
کرلیں شکار حالتِ احرام میں اگر

مفتی نے اک سوال فقط مولا سے کیا
سید نے دیں جواب یہ، جن کو چُنے خدا



بولے تقیؔ، سوال ہے تونے غلط کیا
بولے طریقہ یہ نہیں بالکل، سوال کا
حیران ہوکے یحیٰی نے اس دم کیا کلام
کیا ہے غلط بتائیے مجھ کو بھی یا امام

بولے تقیؔ، سوال تِرا کیسے پوری
بولے تقیؔ، سوال تمہارا ادھوری
واضع نہیں، شکار میں کس کا کرنا ہے
انسان کا، پرندے کا یا جانور کا ہے
درباری دیکھ کے سبھی حیران ہیں تقی
کہنے لگے کہ بولتا قرآن ہیں تقی

